اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۴۳۵
رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ
الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ◆ ہفتہ میں تین بار ◆ فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی
انچارج
عرفانی

قیمت سالانہ پیشگی معہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عہ
بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶۵ | مورخہ ۱۳ر دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ اگرچہ سر کی بے حسی میں کسی قدر افاقہ ہے۔ لیکن ۹ر دسمبر کی شب کو سیدہ امۃ الحی صاحبہ آپ کے حرم ثانی کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی۔ جس سے بعض وقت حالت بہت نازک ہو جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اپنی علالت و ناسازی طبع کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے رات بھر ان کی تیمار داری میں مصروف رہے۔ اور آج (۱۰ر دسمبر) کو بھی اسی تیمار داری میں مصروف رہکر اپنی علالت طبع کو بھول چکے ہیں۔

شب گذشتہ سیدہ امۃ الحی کی حالت بہت نازک ہو چکی تھی مگر پھر سنبھالا لیا۔ اور صبح کو حالت میں صحت نما تغیر گو بہت خفیف سا پایا جاتا تھا۔ لیکن آخر نازک حالت ہوگئی۔ اور سوا تین بجے انتقال فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ (بقیہ صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

مکرمی چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ اپنی رخصت سے واپس آگئے۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر لنڈن سے واپس آنے پر صیغہ دعوت و تبلیغ میں نائب ناظر مقرر ہوئے۔ افریقین مشن کا صیغہ خصوصاً ان کے سپرد رہیگا۔ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال نے ناظر دعوت و تبلیغ کا چارج لے لیا۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بدستور ناظر امور عامہ کا کام کر رہے ہیں۔ اور ناظر تعلیم و تربیت کا بھی۔ کیونکہ خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب سفر یورپ کے حسابی کاغذات کو مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔

اعلان نکاح مولوی محمد امیر صاحب جنرل سکرٹری فیروزپور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسماۃ صغریٰ فاطمہ بنت شیخ فضل حق صاحب احمدی ریلوے گارڈ بہاول نگر کا نکاح شیخ نعمت اللہ صاحب احمدی پسر شیخ ناظر بخش صاحب ساکن شہر راولپنڈی کے ساتھ مورخہ ۲۵ر ماہ نومبر کو صوفی علی محمد صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ ضلع فیروزپور نے بمقام بہاول نگر پڑھا۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ مقرر ہوا۔

(۲) منشی برکت علی صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسماۃ سید بیگم بنت میاں محمد الدین صاحب مرحوم ساکن جلال پور جٹاں کا نکاح بعوض تین سو روپیہ مہر میاں جیون خان ولد فتح خان صاحب ساکن جلال پور کیکڑا ضلع جہلم کے ساتھ بوکالت میاں عبد الکریم برادر کلاں مسماۃ مذکور شیخ مشتاق حسین صاحب گوجرانوالہ نے پڑھا۔

درخواست دعا بابو محمد نظام الدین صاحب ہیلپوری عرصہ آٹھ ماہ سے بعارضہ سل دق بیمار ہیں۔ اور اب قادیان آگئے ہیں۔ احباب ان کی روحانی جسمانی صحت اور شفائے کامل کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) میرا بچہ عبد السلام تین ہفتہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت احمدیہ

یورپ میں تبلیغ اسلام

جناب ڈاکٹر صادق صاحب مندرجہ ذیل نوٹ بغرض اشاعت بھیجتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

مولوی محمد دین صاحب شہر ہیرو انگلینڈ کی ایک سوسائٹی میں لیکچر دینے گئے تھے۔ اس سوسائٹی کی سکرٹری نے لیکچر کے بعد جو خط مولوی صاحب کو لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔

ہماری سوسائٹی کے بہت سے ممبروں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں آپ کو ان کی شکر گذاری اور قدر دانی کے خیالات سے آگاہ کروں۔ سلسلہ احمدیہ کے مقاصد اور ہونے کو جس خوبصورتی اور صفائی سے آپ نے بیان کیا اس سے سامعین کے معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔ زندگی بعد الموت پر جو آپ کی تقریر تھی۔ اس سے بہت سے نئے معلومات ہم لوگوں کو حاصل ہوئے ہم اس سبب سے بھی آپ کے شکر گذار ہیں۔ کہ آپنے انگریزی زبان کو ایسی عمدگی اور محنت کے ساتھ سیکھا کہ بہت سے لطیف اور برجستہ فقرات فصیح اور بلیغ آپ نے استعمال کئے کہ ہمارے ملک کے لوگ بھی کم ہی ان کو استعمال کرتے ہیں۔ آپ کا لہجہ بہت صاف تھا۔ اور ہر ایک نے آپ کی بات کو نہایت عمدگی سے سمجھا مسٹر میکلیگن جو آپ کے چیئرمین مقرر ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں ان کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کروں"

الفضل ہفتہ میں تین بار

احباب کرام و خریداران الفضل کو اطلاع ہو۔ کہ ان کے متواتر و مسلسل اصرار کے مطابق مجلس شوریٰ نظارت کے فیصلہ کے بعد میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ کہ

الفضل مستقل طور پر ہفتہ میں تین بار ہو گیا،

میری اپنی بھی یہی خواہش تھی۔ گو پریس کی مشکلات ابھی حل نہیں ہوئیں۔ تاہم خدا کے فضل و رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے اُمید ہے۔ کہ سردست آٹھ صفحے حجم پر ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا رہے گا۔ اور جونہی معاونین الفضل کی تعداد اخراجات کو پورا کرنے والی ہو گئی۔ بارہ صفحے کر دیا جائیگا۔ (انشاء اللہ) موجودہ صورت میں اخراجات زیادہ ہیں۔ لیکن قیمت سالانہ میں صرف ایک روپیہ اضافہ کیا ہے۔ یعنی آٹھ روپے سالانہ ہم اس اُمید پر کہ احباب کرام توسیع اشاعت میں پوری ہمت د کامل توجہ سے کام لیتے ہوئے کسر پوری کر دینگے۔

ہاں یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ ایک روپیہ جو اعانت فنڈ میں لیا گیا تھا۔ وہ دسمبر تک کے اخراجات کے لئے تھا جبکہ عارضی طور پر نہ صرف ہفتہ میں تین بار بالعموم ۱۲ صفحوں پر اخبار شائع ہوتا رہا۔ بلکہ وقت پر حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ کی خبریں پہنچانے کے لئے راتوں کو کام کرایا جاتا رہا۔ اب ہر خریدار کا حساب جنوری ۱۹۲۵ء سے آٹھ روپے سالانہ کے حساب سے شروع ہو گا۔ نیاز مند :۔ منیجر الفضل قادیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

وہ مشیت الٰہی جس کا میں نے سفر سے پہلے اعلان کیا تھا آخر پوری ہو گئی۔ میری ہمدرد و جان نثار بیوی امۃ الحی کانت تحت ظل اللہ ابد الآباد آج سوا تین بجے بروز بدھ بتاریخ دس دسمبر ۱۹۲۴ء (۱۳ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ) اپنے مالک و آقا سے جو اس کا پیدا کرنیوالا اور اس کا رب تھا جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ علاوہ اس کے کہ حضرت استاذی المکرم و استاذکم حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ دین اور اسلام کی اس قدر محبت رکھتی تھیں۔ اور سلسلہ کی عورتوں کی علمی ترقی کی ان کے دل میں اس قدر تڑپ تھی کہ میرے نزدیک ساری جماعت میں اس قسم کی کوئی عورت موجود نہیں۔ مزید براں وہ مجھ سے اس قسم کا عشق رکھتی تھیں۔ کہ شاید کسی خاوند کو ایسی محبت کرنیوالی بیوی نہ ملی ہو۔ پس میں اپنے سب بھائیوں سے خاص طور پر درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مرحومہ کے لئے جلد سے جلد جمع ہو کر دُعائے مغفرت کریں۔ اور نماز جنازہ ادا کریں۔ مرحومہ کا آپ پر بہترا حق ہے۔ وہ اس زمانہ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ اور خلیفہ اوّل رضہ کی بیٹی تھیں۔ اور میری بیوی تھیں۔ پس ایک رنگ میں آپ سب لوگوں سے ان کو علاوہ بہن کا رشتہ ہونے کے ماں ہونے کا بھی تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو اس نیک فعل کے بدلہ میں جزائے خیر دے۔

مرحومہ نے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا جو ابھی ایک ماہ کا ہے۔ چھوڑا ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دُنیا میں عزت بخشے۔ اور اسلام کا خادم بنائے تا کہ مرحومہ کے لئے ثواب جاری کا کام دیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مرحومہ کی وفات کو جو مقدر ہو چکی تھی میرے آنے تک ملتوی کر دیا۔ اور ہم نے اس زمینی جدائی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھ لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

مرحومہ کا جنازہ ۱۱ دسمبر ۱۰ بجے حضور نے جماعت کثیر کے ساتھ باغ میں اس مقام پر پڑھایا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ رکھ کر پڑھایا گیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود کے قدموں میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ کی وصیت کے موافق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مع والدہ صاحبہ مرحومہ کے غسل دیا۔ اور آپ گھر سے لیکر قبر تک جنازہ کو کندھا دیتے گئے۔ خود قبر میں اُترے۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مولوی عبد السلام صاحب عمر نے حضرت کے ساتھ جنازہ کو لحد میں رکھا۔ حضرت نے خود اینٹیں وغیرہ لگائیں اور آخر میں قبر کے درست ہو جانے پر دعا کر کے کھجور کی سبز شاخ اپنے ہاتھ سے قبر کے سرہانے لگا کر السلام علیکم کہہ کر رخصت ہو آئے۔

مرحومہ نے خواہش کی تھی کہ الفضل کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو السلام علیکم پہنچایا جاوے۔ لہذا تمام جماعت کو مرحومہ کا آخری پیام

تصحیح

الفضل نمبر ۶۴ مورخہ ۱۱ دسمبر کے صفحہ ۲ پر جو پروگرام جلسہ سالانہ شائع ہوا ہے۔ اس میں تیسرا دن ۲۸ دسمبر اجلاس اوّل ۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (نظریہ بلاد اسلامیہ) جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر کا اندراج رہ گیا ہے۔ یہ تصحیح فرما دیں۔

(اکمل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۴ء

ہمارا سالانہ جلسہ آپہنچا،

ہمارے ناظرین اس امر سے واقف ہیں۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ میں اب صرف دو ہی ہفتہ باقی رہ گئے ہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ہمارا سالانہ جلسہ دوسرے اجتماعوں کا رنگ نہیں رکھتا۔ اس کا مقصد ایک اور صرف ایک ہے کہ

عبودیت کا صحیح تعلق الوہیت سے پیدا ہو

جہاں دنیا کے اور اجتماع۔ مادی اور سفلی اغراض کے لئے ہوتے ہیں۔ اس اجتماع کی غایت وحید

رُوحانی ترقی اور معرفت الٰہی ہو

یہ جلسہ بجائے خود خدا تعالیٰ کی ہستی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صادق ومصدوق ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

ہم اس زمانہ کو بھول نہیں گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی۔ اور لاہور کی چینیانوالی مسجد سے اکی مخالفت میں ایک زبردست اعلان فتویٰ کی صورت میں ہوا۔ سلسلہ کے مخالفین نے اپنی انفرادی اور متحدہ کوششوں سے چاہا۔ کہ اسکو ناکام رکھا جاوے۔ لیکن خدائے بزرگ وبرتر کے قوی ہاتھ نے اپنی تائید اور نصرت سے ثابت کر دیا کہ

یہ سلسلہ اُسی کا قائم کردہ ہے

اس جلسہ کا ایک ایک فرد اور اس ایک ایک فرد کے لئے ایک ایک ضرورت کی شے کا مُہیّا اور مُہیّا ہونا

ایک آیۃ اللہ ہے،

کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسوقت جبکہ اس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ یہ کہا کہ

یأتون من کلّ فجٍ عمیق ویأتیک من کلّ فجٍ عمیق

یُوں تو ہر نیا دن اس آیۃ کو نئے رنگ میں پیش کرتا ہے۔ مگر سالانہ اجتماع پر یہ نشان اپنی پوری قوت وشوکت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے جبکہ ہر حصہ ملک سے ہر قوم اور ہر طبقہ کے لوگ اسی بستی میں جمع ہوتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ ان کی مہمانی کے تمام سامان اور ضروریات کو بھی مہیا کرتا ہے۔ پس یہ اجتماع انسان کے ایمان ومعرفت کے بڑھانے کا موجب ہے۔ ان ایام جلسہ میں گویا خدا تعالیٰ کے نشانات کا ایک سمندر قادیان کے کوچہ وبازار میں موجیں مار رہا ہوتا ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی تحریک ویاد دہانی کی محتاج نہیں۔ بلکہ امر واقع یہ ہے کہ وہ سال بھر ایک اضطراب اور بے قراری کے ساتھ دنوں اور مہینوں کو ختم کرتی ہے۔ وہ ایک عاشق مضطر کی طرح منتظر رہتی ہے کہ وہ ساعت سعید جلد آجائے کہ

وہ ہوں اور دیار محبوب کے کوچہ و برزن،

ایک اُمنگ ہوتی ہے۔ جو انہیں کھینچے لئے آتی ہے۔ ایک جذبہ ہوتا ہے۔ جو ان کو اس سفر کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے فوراً آمادہ کر دیتا ہے۔ وہ اپنی ایمانی زندگی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جلسہ پر آئیں۔

ہر سال دیکھا جاتا ہے کہ پہلے جلسہ سے زیادہ کامیابی کے ساتھ جلسہ ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمیں یقین ہے کہ

یہ جلسہ بھی پچھلے جلسوں سے بڑھکر کامیاب ہوگا

ہماری کامیابی کا معیار سونے چاندی کے سکّے یا لوگوں کی کثرت نہیں بلکہ یہ کامیابی بھی ایک رُوحانی رنگ رکھتی ہے۔ اسلئے کہ جلسہ کی

غرض ہی رُوحانیت ہے،

خدا تعالیٰ کے بہت سے انعامات وبرکات ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق اجتماع سے ہوتا ہے۔ اور وہ جماعت پر نازل ہوتے ہیں۔ اور سالانہ جلسہ بہترین اجتماع اور جماعت کی مجموعی قوت کا ایک منظر ہوتا ہے۔ اسلئے سالانہ جلسہ کے مخصوص برکات سے حصہ لینے کے لئے

اسمیں شمولیّت لازمی ہے

یہ جلسہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا سفر یورپ اسی سال میں ہُوا ہے۔ اور آپ کی کامیاب واپسی کے بعد

یہ پہلا جلسہ ہے،

حضرت خلیفۃ المسیح اس جلسہ کو اتنا اہم اور ضروری سمجھتے ہیں کہ لنڈن میں اکثر لوگوں نے درخواست اور خواہش کی کہ آپ کچھ عرصہ اور ٹھہر جاویں۔ اور جہاں تک اسباب کا تعلق ہے۔ آپ کا مزید قیام خدا کے فضل سے بہت بڑی ترقیوں اور کامیابیوں کی اُمید دلاتا تھا۔ مگر آپ نے ہر ایسے شخص سے یہی کہا کہ

میں سالانہ جلسہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اور نہ اسے ملتوی کر سکتا ہوں،

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کس قدر اہم اس جلسہ کو سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت میں ہے۔ جماعت کی رُوحانی تعلیم وتربیت کا یہ ایک یگانہ موقع ہے۔ جو افراد اور جماعتوں کو اپنے رُوحانی رہنما کے حضور حاضری کا ملتا ہے۔ اور جس پر وہ براہ راست ان فیوض اور برکات کو حاصل کرتے ہیں جو وہ

دُنیا میں لیکر آیا ہے،

پس اس جلسہ میں کسی وجہ سے غیر حاضر ہو جانا ایک بہت بڑی بدقسمتی اور محرومی ہوگی۔ کوئی روک کسی دوست کی راہ میں نہیں ہونی چاہیئے یہ توقع نہیں۔ بلکہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ہر احمدی اس موقعہ پر آنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریگا۔ مگر مومن اسوقت تک مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اس چیز کو اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرے جسے وہ خود پسند کرتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کا یہ بھی فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی بیوی بچوں کو ساتھ لانے کی کوشش کریگا۔ بلکہ ان دوستوں اور اغیار کو بھی ہمراہ لانے کی تحریک کریگا۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے

ابھی تک اس سلسلہ میں داخل نہیں ہیں

بہت سے لوگ ہر سال آتے ہیں۔ اور جب وہ یہاں پہنچتے ہیں۔ تو سلسلہ کے مرکز میں پہونچ کر بہت سے اعتراض خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ محض غلط بیانیاں اور مفتریات ہوتی ہیں۔ پس ہر شخص کے لئے تبلیغ کا یہ بہترین ذریعہ ہے کہ وہ اپنے کسی نہ کسی غیر احمدی رشتہ دار یا دوست کو ساتھ لاویں۔ تاکہ وہ براہ راست سلسلہ کے امام اور خلیفہ کے مُنہ سے سلسلہ کی تعلیم اور اس کی صداقت کے دلائل سنیں اور اس تسلّی اور نورانیت سے حصہ لیں۔ جو ایام جلسہ میں نازل ہوتی ہے۔ یہ جلسہ اپنی گوناگوں خصوصیتوں کے لحاظ سے ایک ممتاز جلسہ ہے۔ اس لئے آپ

فوراً اس میں شمولیت کے تیار ہو جائیں،

خدا مدد کرے، آمین

جلسہ سالانہ کا پروگرام گذشتہ پرچہ میں شائع ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ کرلیں ❊

بہائی اپنے مذہب کی اُصولی اور بنیادی کتابیں قیمت پر بھی نہیں دینا چاہتے
نہ اُن کی مُصدقہ نقول اُجرت پر بہم پہنچانے کو تیار ہیں

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ ہم نے بہائیوں کے مناظرہ کا چیلنج منظور کر لیا تھا۔ باوجود اس کے کہ ہندوستان میں بالخصوص ان کی ایسی پوزیشن نہیں۔ کہ ان کا کچھ اعتنا کیا جائے۔ ہمارا مطالبہ تھا کہ وہ اپنے مذہب کی بنیادی کتابیں مطبوعہ ہمیں قیمت پر دیں۔ یا مناسب اجرت پر ہمیں ان کی نقول مصدقہ حوالہ کریں۔ بلکہ ہم اپنا آدمی بھیجکر خود نقل لینے پر تیار ہیں۔ یہ اس لئے کہ تا بعد میں یہ نہ کہا جائے۔ کہ یہ حوالہ مصدقہ نہیں۔ کیونکہ اس فرقہ کے لوگ اپنی بنیادی کتابیں دوسرے لوگوں میں شائع نہیں کرتے۔ اور جس علاقہ میں جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کا میلان طبع دیکھ کر چند باتیں ان کے مناسب حال مُزیّن کرکے سنا دیتے ہیں۔ اور پھر صرف شوق دلاتے رہتے ہیں۔ اصل کتاب نہیں دکھاتے۔ کہ اس میں اس قسم کی دُور از کار تعلیمیں ہیں۔ جو پبلک میں آکر اصل پول کھول دیتی ہیں۔ اسی لئے ہم نے مطالبہ کیا۔ کہ یہ مُصدقہ کتابیں بہم پہنچائیں۔ تا ہمیشہ کے لئے ان پر اتمام حجت ہو جائے۔ اور یہ اس کے سِنین طبع بھی نہ بدل سکا کریں۔ اور دوم پبلک کو بھی معلوم ہو جائے۔ کہ مرزا حسین علی صاحب کس دل و دماغ کے تھے۔ اور ان کا کیا دعویٰ تھا اور جس کتاب کو وہ قرآن مجید کلام اللہ کے مقابلہ میں بتاتے ہیں۔ آیا وہ اس قابل بھی ہے۔ کہ اسے ایک معمولی علم و عقل کے انسان کی تصنیف کا رتبہ دیا جا سکے۔ بہائیوں کو یہ سب نتائج نظر آ رہے ہیں۔ اس لئے وہ عجیب عجیب حیلے کر رہے ہیں۔ کبھی تو اشتہار دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنی بنیادی و اُصولی کتابیں مناظرہ کے لئے درکار ہیں کوئی صاحب بہم پُہنچائیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ کہ اگر ہماری اصولی کتابیں آپ کے پاس نہیں۔ تو اخبارات میں بکثرت حوالے کیوں دیتے ہیں۔ اور ہمارے مقابل پر کیوں آئے۔ جس کے جواب میں پہلے بھی عرض کیا تھا۔ اب مکرر لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ حوالے غلط ہیں تو آپ اعلان کریں۔ اور اپنی مصدقہ اصولی کتابیں بہم پُہنچائیں پھر ان حوالوں کی تصیح ہمارے ذمہ ہو گی۔ بات دراصل یہ ہے کہ بہائی حتی الامکان تو کسی کو اپنی اصولی کتابیں دیتے نہیں اور نہ کسی کے پاس فروخت کرتے ہیں۔ ہمارے بعض احباب نے اپنی کوشش سے بعض صاحبوں سے مانگ کر وہ کتابیں اول سے آخر تک بغور پڑھی ہیں۔ اور اس وقت مناسب مقامات کے نوٹ کرلئے جن کی نسبت ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ وہ حوالجات درست اور صحیح ہیں۔ اور کوئی حوالہ ان میں غلط نہیں ہے۔ مگر مناظرہ میں جب تک اصل کتب نہ ہوں۔ فریق ثانی پر حجت تمام کرنے کے لئے صرف حوالجات کافی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دوسرے فریق کو ایک موقعہ مل جاتا ہے۔ کہ بوقت مناظرہ حوالہ سے انکار کرکے لوگوں کو مغالطہ میں ڈال سکے۔ اس لئے جب تک اصل کتابیں دوسرے فریق کی مُصدقہ و مسلّمہ کسی مناظر کے پاس نہ ہوں۔ کوئی مناظرہ مفید اور نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ مناظرہ میں اصل کتب کی موجودگی ازبس ضروری ہوتی ہے۔ تاکہ پھر کوئی اعتراض یا الزام غلط حوالہ دینے یا سیاق و سباق کے خلاف ہونے کا نہ اُٹھے۔ یہ کیا انصاف ہے۔ کہ خود ہی مناظرہ کا چیلنج دینا اور پھر جب کتب کا مطالبہ ہو تو کہنا کہ کتابیں نہیں تھیں۔ تو مناظرہ کیوں منظور کیا۔ اسطرح پر تو ہر ایک کو آپ مناظرہ سے فرار کرنے والا اور اپنے آپ کو فاتح کہتے رہیں گے۔ ان کتب مطلوبہ میں سب سے پہلی کتاب تو البیان ہی ہے۔ جس سے آپ صاف جواب دے رہے ہیں۔ حالانکہ بہائی مذہب کی بنیاد ہی البیان پر ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ موعود اہل فرقان جناب علی محمدؐ معروف باب ہیں۔ اور وہ البیان لائے۔ جو ناسخ قرآن مجید ہے۔ اور اب کہا جاتا ہے کہ البیان بہائیوں کی مستقل کتاب نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد یہ کہہ دیا جاویگا۔ کہ اقدس بھی بہائیوں کی مستقل کتاب نہیں کیا جب آپ لوگ جناب علی محمدؐ معروف بہ باب کو مہدی موعود مانتے ہیں۔ اور ان کی کتاب البیان کی بشارتوں پر مرزا حسین علی صاحب المعروف بہاء اللہ کے دعاوی کی بنیاد رکھتے ہیں۔ تو ان کی کتاب البیان کا پیش کرنا بھی آپ کا اولین فرض نہیں ہے۔ البیان جن وجوہات سے آپ لوگ چھپاتے ہیں۔ اور حتی الوسع اس کا نشان دنیا سے مٹا رہے ہیں۔ وہ ہمیں خوب معلوم ہیں۔ صبح ازل کے متبعین ابھی تک سر پیٹ رہے ہیں۔ البیان سامنے لاؤ۔ تو دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ مرزا حسین علی صاحب کو کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔ کہ وہ ربوبیت والوہیت کا دعویٰ کریں۔ اور جناب علی محمد باب کے مبشر کہلائیں آخر میں ہم پھر یہ ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جب اصل محل النزاع یہ بات ہے۔ کہ قرآن مجید آپ لوگوں کے خیال میں فی زمانہ ناقص ہے۔ اور مکمل و قابل عمل کتاب کتاب اقدس و البیان ہی ہے۔ تو یہ دونوں کتابیں مکمل دنیا کو دکھانی چاہئیں تا معلوم ہو سکے۔ اور ظاہر کیا جا سکے۔ کہ قرآن مجید کے مقابل میں ان کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ صرف زبان سے کہنا کہ قرآن مجید کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اور اس کے مقابل اعلیٰ و اکمل کتابوں کو چھپانا شیوۂ اہل حق نہیں۔ بلکہ الحاد ہے۔ پس بنیادی کتابیں مہیا کرلو۔ مطبوعہ نہیں۔ تو نقول مصدقہ ہمیں اجرت مناسبہ پر ہمیں دو۔ اور پھر مناظرہ کرلو۔ یا یہ تسلیم کرلو۔ کہ قرآن مجید آخر الشرائع ہے۔ اور اس کے بعد نئی شریعت کا ادعا دجل و فریب ہے۔ تو پھر قرآن مجید ہی کے رُو سے مناظرہ کرلو۔ مگر مناظرہ کس چیز پر کرو گے۔ جبتک تم پہلے جناب علی صاحب باب اور جناب مرزا حسین علی صاحب المعروف بہاء اللہ کے اصل دعاوی ان کی اصل کتابوں سے ثابت نہ کرو گے۔ ان کی کتابیں تو چھپاتے ہو۔ اور ان کے دعاوی موہومہ پر مناظرہ کی طرح ڈالتے ہو۔ یہ کیا دینداری ہے۔

محمد ظہور الدین اکمل۔ ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ
قادیان دار الامان۔ ۹؍ دسمبر ۱۹۲۴ء

شذرات

افریقہ میں تبلیغ عیسویت

عیسائی مبلغین نے افریقہ کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا ہے۔ اور اس کے لئے انہوں نے افریقہ کی مختلف زبانوں میں انجیل کا ترجمہ کرکے اسے بکثرت پھیلایا ہے۔ چنانچہ سکاٹ لینڈ کی نیشنل بائبل سوسائٹی کے ایک جلسہ میں جو ایڈنبرگ ہوس میں ہوا۔ اس کا اعتراف کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں عیسویت ناکام ہو رہی ہے۔ اور اسکی وجہ ہندوستان میں سیاسی تحریک کی طرف عام رجحان ہو گیا ہے۔ اسی جلسہ میں اس کا اعتراف بھی ان الفاظ میں کیا گیا کہ:۔

"گذشتہ کئی سال سے ہندوستان میں انجیلوں کی اشاعت پر بہت اثر پڑ رہا ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اس ملک میں سیاسی تحریکات نے بہت نشو و نما حاصل کرلی ہے"

غرض افریقہ آجکل پادریوں کے حملہ کا مرکز ہے۔ اور افریقہ کے جو حقوق اسلام پر ہیں۔ وہ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم ان وحشیوں کو با خدا انسان بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور افریقہ کی مختلف زبانوں میں عیسائیت کی تردید میں چھوٹے چھوٹے رسائل شائع کئے جائیں اور اسلامی تعلیم سے انکو واقف کیا جائے۔

پیغامی معلومات

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی کامیاب واپسی پر پیغام بلڈنگز میں عجیب و غریب خبریں وضع کرنے کی مشین ایجاد کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کے قیام امرتسر کی خبر کے متعلق اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اب جبکہ سالانہ جلسہ کی تقریب آ رہی ہے

تختہ جہاز پر لیڈی ٹٹین سے ملاقات

(۱)

لیڈی ٹٹین (جو انگلستان میں تھیاسوفیکل سوسائٹی کی پریذیڈنٹ اور ایک باا اثر عورت ہے۔) اسی جہاز بلیسنا پر چند مدراسی طالب علموں اور (اپنی) صاحبزادیوں کے ساتھ ہندوستان کو جا رہی ہے۔ ان مدراسی طالب علموں میں وہ کرشنا مورتی بھی ہے۔ جس کو آئندہ کوئی موعود بنانے کی تجویز ہے۔ لیڈی ٹٹین نے حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اور ۱۱ر نومبر ۱۹۲۴ء کی شام کو ۵ بجے کے قریب برادرم نیر نے حضرت سے عرض کیا۔ کہ وہ ملاقات کی خواہش سے آئی ہیں۔ حضرت اس وقت غسل فرمانے کے لئے تیار تھے۔ مگر آپ نے اسے ملتوی کر دیا۔ اور اس سے ملنے کے لئے جانے کو آمادہ ہو گئے۔ نیر صاحب نے جا کر اظہار واقعات کیا۔ تو اس نے ۱۲ر نومبر ۱۹۲۴ء کو ساڑھے پانچ بجے کا وقت مانگا۔ حضرت نے منظور فرما لیا۔ ملاقات سے پہلے لیڈی ٹٹین نے درجہ اول کے مسافروں میں اس خیال کو پایا۔ کہ لیڈی ٹٹین سے مباحثہ ہوگا۔ چنانچہ اس نے حضرت کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ میں ایسا سنتی ہوں۔ حضرت نے فرمایا مجھے تو کبھی اس کا خیال بھی نہیں آیا۔ درجہ اول کے بعض مسافروں نے مجھے کہا تھا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ مباحثہ ہو جاوے میں نے ان کو کہا۔ کہ یہ تو صرف معرفی کی ملاقات ہے۔ اگر وہ ایسی خواہش کریں۔ کہ تبادلہ خیالات ہو۔ تو ہرج نہیں۔ مگر میں تو اپنے دوستوں کو بھی اس ملاقات میں بجز بعض کے شمولیت کی اجازت نہیں دوں گا۔ آپ یقین رکھیں۔ کہ کوئی مباحثہ نہیں ہوگا

غرض وقت مقررہ پر لیڈی ٹٹین درجہ دوم کے بالائی عرشہ پر مع تین طالب علموں کے تشریف لے آئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح حافظ صاحب اور چودہری ظفر اللہ خاں صاحب اور نیر صاحب کے ہمراہ آئے۔ خاکسار عرفانی اتفاقاً پہلے سے وہاں موجود تھا۔ لیڈی ٹٹین اور ان کے ہمراہیوں نے ہندوستانی طریق پر ہاتھ جوڑ کر سلام کیا ابتدائی مراتب معرفی کے بعد لیڈی ٹٹین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے متعلق استفسار فرمایا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ اور اس طرح پر باہم گفتگو کا سلسلہ جاری ہوا۔ چونکہ اس وقت ہوا بہت تیز تھی۔ اور تاریکی تھی۔ میں نوٹ لکھ نہیں سکا اور لکھنا مناسب بھی نہ تھا۔ اس لئے جو کچھ میں لکھ رہا ہوں۔ اپنی یادداشت اور فہم کی مدد سے لکھ رہا ہوں۔ اور اپنے الفاظ میں لکھ رہا ہوں (عرفانی)

حضرت خلیفۃ المسیح: ۔ دنیا کے تمام بڑے مذاہب آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک موعود کے آنے کے منتظر ہیں۔ مسلمان یقین کرتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں امام مہدی آئیں گے۔ اور ایسا ہی ان کا یقین ہے۔ کہ مسیح موعود آئے گا۔ عیسائیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسےٰ آئیں گے۔ ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ کرشن آئیں گے۔ اور بودھوں کا عقیدہ ہے۔ کہ موسیو دریہ بھی آئے گا۔ اور جہاں تک ان پیشگوئیوں کے متعلق غور اور تحقیقات کی گئی ہے۔ وہ تمام قومیں ان کے ظہور کا یہی وقت قرار دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ وہ ان وعدوں کے موافق ظاہر ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ دعویٰ خدا سے وحی پا کر کیا۔ اور بتایا کہ یہ مختلف اشخاص آنیوالے نہ تھے۔ بلکہ دراصل ایک ہی شخص کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ اسکے کام کے لحاظ سے اسکے یہ مختلف نام ہیں۔ ان کا یہ۔

لیڈی ٹٹین: ۔ انہوں نے ایسا دعویٰ کب کیا:

حضرت: ۔ الہام کا سلسلہ ۲۵ برس کی عمر میں شروع ہو گیا تھا مگر جب وہ ۴۰ سال کے ہوئے۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کو مامور کیا کہ وہ دنیا کی اصلاح کریں۔ انہوں نے ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔

لیڈی ٹٹین کا ایک ہمراہی۔ ان کی زندگی میں ماننے والوں کی تعداد کیا تھی۔ اب کیا ہے:

حضرت: ۔ شروع میں جب انہوں نے دعویٰ کیا۔ تو صرف چالیس آدمی تھے۔ پھر ان کی وفات تک ۵ لاکھ کے قریب آدمی شامل ہوئے۔ اور اب یہ جماعت ایک ملین کے قریب ہے۔

لیڈی ٹٹین۔ کیا ان کے دعوے کرنے پر لوگوں نے مخالفت نہیں کی:

حضرت: ۔ بہت سخت مخالفت ہوئی۔ ہماری جماعت کی ہر مذہب کے لوگوں نے مخالفت کی۔ حکومت کو بھی بدظن کیا گیا۔ جماعت کے لوگوں کو جو فرداً فرداً تکالیف دی گئیں۔ وہ نہایت سخت اور دل ہلا دینے والی تھیں۔ گھروں سے نکال دیا گیا۔ جائدادیں چھین لی گئیں۔ پانی بند کر دیا گیا۔ ہمارے ہاں عام طور پر نلوں کا سلسلہ نہیں ہے۔ کنوؤں سے پانی نکالا جاتا ہے۔ ان کو پانی سے روک دیا گیا۔ اور چھوٹے چھوٹے بچے پیاسے تڑپتے رہے۔ مگر پانی نہیں دیا۔ ان کے ہاتھ عام خوردنی اور روزمرہ کی ضرورت کی اشیاء فروخت کرنی بند کر دی گئیں۔ ہر طرح سے ان کو بائیکاٹ کر دیا۔ زندوں کے ساتھ ہی نہیں۔ مردوں کے ساتھ بھی دشمنی کی گئی۔ لاش نکال کر کتوں کے سامنے پھینک دی گئی۔ اور لاش بھی ایک عورت کی۔ اور افغانستان میں خود حکومت نے تین آدمیوں کو مروا دیا۔ ایک کو گلا گھونٹ کر اور دو کو سنگسار کر کے۔ ایک ابھی ۳۱ر اگست ۱۹۲۴ء کو سنگسار کر دیا گیا ہے۔ لوگوں نے بھی ایک درجن سے زیادہ آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور بعض کے مکانات کو جلا دیا۔ غرض ہر جگہ ہر قسم کی تکالیف دی گئی ہیں۔ مگر باوجود ان تمام مخالفتوں اور اذیتوں کے یہ جماعت ترقی کر رہی ہے:

لیڈی ٹٹین: ۔ کیا ان کا مذہب یونیورسل تھا:

حضرت: ۔ وہ کوئی نیا مذہب لے کر نہ آئے تھے۔ بلکہ وہ اسلام کی طرف دنیا کو دعوت دیتے تھے۔ جن معنوں میں یونیورسل مذہب کی اصطلاح آج کل بولی جاتی ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔ اسلام خود ایک یونیورسل مذہب ہے۔ اس لحاظ سے وہ دنیا کو یونیورسل مذہب کی طرف بلاتے تھے۔ پہلے جس قدر نبی آئے۔ وہ خاص قوم کے لئے خاص وقت کے لئے آتے تھے۔ مگر اسلام تمام دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ اسی کی طرف وہ بلاتے تھے:

لیڈی ٹٹین: ۔ اساسی اصول کیا ہیں:

حضرت: ۔ اساسی اصول وہی اسلام کے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود نے ان کی حقیقت کو ظاہر کیا۔ مثلاً پہلا اصل یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کے ایک ہونے پر یقین ہو۔ یہ یقین ایسا ہونا چاہیئے کہ انسان کے اعمال و افعال میں اس کا پورا رنگ پایا جاوے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر ہو جاوے۔ بہت سے لوگ یہ اقرار تو کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا پر اور اس کے ایک ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن جب امتحان کا وقت آتا ہے۔ تو فیل ہو جاتے ہیں۔ ان کے افعال اس کی تائید نہیں کرتے۔ اور نہ اس ایمان کے ثمرات ان میں پائے جاتے ہیں۔ جس ایمان کے ثمرات نہوں وہ ایک خشک درخت کی طرح ہے۔ جو کاٹ کر جلانے کے قابل ہوتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی وحدانیت پر ایمان انسان کے اندر ایک پاک تبدیلی کر دیتا ہے۔ اور جس جس قدر یہ یقین ترقی کرتا ہے۔ انسان خدا کو گویا دیکھ لیتا ہے۔ اور اس کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود یہی ایمان اور یقین پیدا کرتے تھے۔ انہوں نے صرف یہ کہا نہیں۔ کہ خدا دیکھتا ہے۔ یا بولتا ہے۔ بلکہ اپنے متبعین کو اپنے عمل سے دکھا دیا۔ اور خود ان میں یہ قوت پیدا کر دی۔ کہ وہ خدا کو بولتے ہوئے سن لیں:

غرض پہلی تعلیم ان کی خدا کی ہستی اور اس کی واحدنیت کے متعلق یہ تھی۔ کہ ایک غیر متزلزل اور خدا نما یقین پیدا کرے۔ اور کامل طور پر حقوق اللہ کی شناخت ہو

دوسری بات آپ نے یہ تعلیم کی۔ کہ انسان بااخلاق انسان کیونکر بنتا ہے۔ اس کے لئے آپ نے اول اخلاق کی حقیقت بتائی کہ اخلاق محض اس کا نام نہیں ہے۔ کہ انسان کسی سے نرمی سے پیش آتا ہے۔ یا سختی کرنے سے خاموش ہو رہتا ہے۔ کیونکہ طبعی طور پر یہ باتیں جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایک بکری کتنی نرم ہوتی ہے۔ لیکن کوئی نہیں کہتا۔ کہ بکری بڑی بااخلاق ہے۔ اخلاق حقیقت میں طبعی قوتوں کی تعدیل اور برمحل استعمال کا نام ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ جس قدر قویٰ انسان کو دئے گئے ہیں۔ یہ سب اخلاقی قوتیں اور اخلاق ہیں۔ انسان کے اندر اخلاقی روح پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے اولاً اخلاق کی

حقیقت بتائی - پھر یہ سمجھایا - کہ اخلاق میں انسان کی ترقی تدریجی ہوتی ہے - جس طرح پر وہ جسمانی طور پر ترقی کرتا ہے - تو تدریجی ترقی ہوتی ہے - ایک دن کا بچہ ایک دن میں ہی ایک پختہ مغز انسان کی طرح نہیں ہو جاتا - اس لئے اخلاقی ترقی کے مدارج ہیں - اور اخلاق کے مختلف شعبے ہیں - اور ہر شعبہ میں ترقی کے لئے خاص اصول اور قواعد ہیں - مثلاً پاکبازی اور عفت کے لئے جب اسلام تعلیم دیتا ہے تو وہ ان امور کی اصلاح سے شروع کرے گا جو عفت کے خلاف گناہوں کے مبادی ہوتے ہیں - اور پھر اخلاقی تعلیم میں قرآن مجید صرف یہی نہیں کہتا - کہ یہ کرو - اور یہ نہ کرو - بلکہ وہ ہر حکم ہر امر و نہی کے وجوہ و علل بتاتا ہے - اور دلائل کے ساتھ اپنے حکم کو موکد کرتا ہے - یہ قرآن شریف کی اصطلاح میں حکمت ہے -

اس طرح پر جب انسان اخلاقیات میں ترقی کرکے بااخلاق انسان بن جاتا ہے - تو پھر اسے باخدا انسان بنانے کے لئے تعلیم دیتا ہے - اور اسے ایسے مقام پر پہنچا دیتا ہے - کہ وہ خدا سے قرب حاصل کرکے اس سے کلام کرتا ہے - اور اس سے وہ باتیں سرزد ہوتی ہیں - جو لوگوں کی نظروں میں عجیب ہوتی ہیں - اور حقیقت میں خدا کی قدرتوں کا نمونہ ؛

پھر آپ نے حیات بعد الموت کی حقیقت بیان کی اور بتایا کہ انسان کی روحانی ترقی کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے - اس مسئلہ کے سمجھانے کے لئے آپ نے اوّل یہ سمجھایا کہ روح کہیں باہر سے نہیں آتی - بلکہ وہ پیدا ہوتی ہے - اور جسم ہی سے پیدا ہو جاتی ہے - مگر باوجود اس کے وہ جسم نہیں ہوتی - جیسے شراب اگرچہ انگور سے بنائی جاتی ہے - مگر شراب کو انگور نہیں کہا جاتا - روحانی ارتقا ہوتا رہتا ہے - اور جب انسان فوت ہو جاتا ہے - تب بھی روح اپنے منازل کو طے کرتی رہتی ہے - یہاں تک کہ وہ اس کامل درجہ کو پا لیتی ہے - حضرت مسیح موعود نے یہ بھی آکر بتایا - کہ یہ خیال جو غلطی سے مسلمانوں میں پھیلا ہوا ہے - کہ مرنے کے بعد روح کسی ایک مقام پر جمع رکھی جاتی ہیں صحیح نہیں ہیں - بلکہ جس طرح انسان ماں کے رحم میں ہوتا ہے - اور وہاں مختلف مدارج طے کرتا رہتا ہے - یہاں تک کہ پھر ایک وقت آجاتا ہے - کہ پھر وہ باہر آجاتا ہے - اسی طرح سے قبر بھی ایک قسم کا رحم ہی ہے مرنے کے بعد ساتھ ہی روح کو ایک اور جسم جو اس جسم کے مقابلہ میں روحانی ہوتا ہے - مل جاتا ہے - گویا اس جسم کی روح اس روح کا جسم ہو جاتی ہے - اور اس طرح پر وہ اپنے ارتقا کی منازل کو طے کرتی ہے - اور اگر اس میں کوئی نقص اور کمزوریاں ہوتی ہیں - تو اس اعلیٰ مقام لقاء اللہ کے پانے کے لئے تیار کرنے کے واسطے دوزخ میں بطور علاج رکھا جاتا ہے دوزخ ایک ہسپتال کی طرح ہے - حضرت مسیح موعود نے بتایا - کہ اسلام نے یہ تعلیم نہیں دی - کہ ہمیشہ دوزخ ہی میں وہ لوگ رہیں گے - جن کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا - بلکہ دوزخ محض ایک ہسپتال ہے - لوگ اس میں سے شفا پاکر نکل آئیں گے - تاکہ وہ خدا کے فیوض کو حاصل کرنے کی قابلیت حاصل کریں -

اس طرح پر حضرت مسیح موعود نے اسلام ہی کو پیش کیا ہے - اور اس کی حقیقت اور فلسفہ کو معقولی طور پر ہی نہیں بلکہ خدا کی تائیدات سے ثابت کر دیا ہے - کہ اسلام جس خدا کی طرف دعوت دیتا ہے - وہ مردہ خدا نہیں - بلکہ زندہ خدا ہے اور جس طرح وہ پہلے نبیوں سے بولتا تھا - آج بھی یہ عزت اور نعمت اسلام کے کامل اتباع سے ملتی ہے - اور میں کہتا ہوں - کہ حضرت مسیح موعود اسلام کی اس سچائی کا خود ایک ثبوت تھے - اور ان کی وفات کے ساتھ یہ ثبوت ختم نہیں ہو گیا - بلکہ آج بھی زندہ ہے - اور آپ کے متبعین میں یہ نعمت اب تک موجود ہے - اور ہمیشہ پائی جائے گی (اس مقام پر لیڈی لٹین کے ایک ہمراہی لڑکے نے سوال کیا)

لڑکا :- روح اور خدا کے متعلق ہم ہندو لوگ بھی مانتے ہیں - امتیازی بات کیا ہے ؟ اگر ہندوازم اور اسلام میں ان مسائل کے متعلق خفیف فرق ہو - تو قابل لحاظ نہیں ہوتا -

حضرت : یہ بات درست نہیں ہے - کہ خفیف فرق قابل لحاظ نہیں ہوتا ؛ اگرچہ میں تو یہ مانتا ہی نہیں - کہ خفیف فرق ہے بلکہ اسلام اور موجودہ ہندوازم میں زمین آسمان کا فرق ہے لیکن آپ کی بات مان کر میں کہتا ہوں - کہ خفیف فرق جس کو آپ کہتے ہیں قابل لحاظ نہیں ہوتا عموماً بڑے بڑے نتائج پیدا کرتا ہے - یہاں تک کہ زندگی اور موت کے نتائج پیدا ہو جاتے ہیں - ایک ہی چیز ہے - اس کی ایک مقدار ایک حد تک تریاق ہے - اور اس میں ذرا سا اضافہ ہو جائے - تو وہی تریاق سمی کیفیت اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے - میں ایک ڈاکٹر کے پاس طبی مشورہ کے لئے گیا - اس نے مجھے نکس وامیکا ، برومائڈ اور سوڈا بائی کارب ۷ گرین بتائے - اور کہا - کہ نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ اب بظاہر اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی - کہ اگر ۷ کی بجائے ۸ یا ۶ کی بجائے پانچ کر دی جاویں - تو کوئی بڑا فرق نہیں - مگر اس نے کہا - کہ اگر اس سے کچھ بھی کم یا زیادہ ہو - تو فائدہ نہیں ہو گا - اور یہ بات بالکل درست تھی - امتیازات اور فرق مقدار کے لحاظ سے بعض وقت نظر نہیں آتے - مگر کیفیت اور اثر کے لحاظ سے بہت بڑے ہوتے ہیں - اسلام اور ہندوازم میں جو سب سے بڑا امتیازی نقطہ ہے - وہ یہی ہے - کہ اسلام اس خدا کی طرف بلاتا ہے - جو ہمیشہ بولتا ہے - اور کلام کرتا ہے - جس طرح پر وہ ہمیشہ سے دیکھتا اور سنتا ہے کر اور آج بھی اس میں ایسے لوگ ہیں - جو خدا سے کلام کرتے ہیں - مگر ہندوازم کوئی ایسا شخص پیش نہیں کر سکتا -

ایک دوسرا لڑکا :- ہندوازم کی بابت آپ کا کیا خیال ہے

حضرت :- ہندوازم اپنی ابتدائی منزل میں اس زمانہ کی ضرورت کے موافق ایک خدائی تعلیم تھی - مگر امتداد زمانہ سے اس کی شکل بدلتی گئی - اور وہ حقیقت اس سے دور ہو گئی -

وہی لڑکا :- پھر اب اس کے ماننے کی کیوں ضرورت نہیں !

حضرت :- اوّل تو وہ حقیقت جاتی رہی - انسانی تصرفات نے اس کو بگاڑ کر کچھ اور ہی بنا دیا - دوسرے وہ تعلیم اس زمانہ کے حسب حال تو ہو سکتی تھی - آج نہیں جوں جوں انسانی عقل و فہم ترقی کرتا گیا - اور اس کی ضرورتیں بدلتی گئیں - خدا تعالیٰ کی تعلیم اس کے حسب حال ہوتی گئی - یہاں تک

ایک اور لڑکا : روح جو اس وقت تھی - اور جو روح آج ہے - کیا اس میں فرق ہے -

حضرت :- بہ حیثیت روح کے فرق نہیں -

وہی لڑکا :- پھر وہ تعلیم کیوں اس کے حسب حال نہیں ؛

حضرت :- ایک بچہ کی روح اور بالغ انسان کی روح میں کوئی فرق ہے ؛

لڑکا :- نہیں ؛

حضرت :- تو کیا تم اس بچہ کو وہی ہدایات دے سکتے ہو - جو ایک بالغ کو دیتے ہو ؛

لڑکا :- نہیں ؛

حضرت :- کیوں جب کہ دونوں کی روح برابر ہیں ؛

لڑکا :- یہ تو نیچرال فیکلٹیز کا فرق ہے ؛

حضرت :- پھر جب آپ اس فرق سے یکساں ہدایات نہیں دے سکتے - تو روحانی ارتقا کے ساتھ یہ کیونکر ممکن ہے - کہ جو تعلیم اس کے ابتدائی درجہ میں موزون تھی - آج وہی دی جاوے - ایک بچہ کے کپڑے خواہ نئے ہی ہوں - اجوان آدمی کے قابل نہیں ہوتے - لیکن جہاں یہ حالت ہو - کہ وہ پھٹ کر بوسیدہ ہو گئے ہوں - وہ ایک جوان آدمی کے استعمال میں کس طرح آ سکتے ہیں - یہی حال ہندوازم کی اس تعلیم کا ہے - (اس پر وہ لڑکا تو خاموش ہو گیا - اور ایک دوسرا ہندو نوجوان بولا)

ہندو نوجوان - فیکلٹیز کا سوال نہیں صرف روح کا سوال ہے

حضرت :- فیکلٹیز کو روح سے الگ کس طرح کرو گے ؟

وہی لڑکا :- اس وقت تو زمانہ اور بھی ترقی کر گیا ہے - پھر اسلام کی تعلیم کس طرح کافی ہو سکتی ہے -

حضرت :- یہ تو واقعات سے ثابت ہے - اسلام کی تعلیم اس زمانہ کے لئے کافی ہے - آپ کوئی بات پیش کریں - میں دکھا دوں گا - کہ اسلام کی تعلیم اس ضرورت کو پورا کرتی ہے - اسلام نے شراب کی حرمت کا حکم دیا ہے - اب اس زمانہ کے

لوگ اس کی ضرورت کو تسلیم کر رہے ہیں یا نہیں؟

وہی لڑکا۔ ہندو مذہب نے بھی یہی تعلیم دی ہے؟

حضرت:۔ آپ کو معلوم نہیں رگ وید میں تو شرابیوں کی شرابیاں اس کی تائید میں ہیں؟

وہی لڑکا:۔ نہیں؟

حضرت:۔ میں نے رگوید کا ترجمہ پڑھا ہے۔ اور آپ بغیر پڑھنے کے کہتے ہیں۔ کہ نہیں؟

لڑکا:۔ بدھ مذہب میں عہد لیتے ہیں۔ کہ نشہ نہیں پیوں گا۔

حضرت:۔ صرف مونکس سے عوام سے نہیں۔

لیڈی لٹین کا ہمراہی لڑکا۔ کیا آپ ری ان کارنیشن کے قائل ہیں؟

حضرت:۔ نہیں؟

اس پر لیڈی لٹین نے کہا۔ کہ قرآن شریف سنائیں۔ چنانچہ حضرت کے حکم سے حافظ صاحب نے تلاوت کی اور مثنوی کے کچھ شعر سنائے۔ اور آج کی ملاقات ختم ہو گئی؟

لیڈی لٹین کی اس ملاقات کے بعد اس کے ہمراہیوں میں ایک عام شوق تحقیق پایا جاتا تھا۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ موقع پاکر حضرت سے گفتگو کریں۔ مگر انہیں کوئی وقت نہ مل سکا۔ تاہم وہ ہمارے بعض احباب خصوصاً جناب نیر صاحب اور ماسٹر نواب الدین صاحبان سے کچھ نہ کچھ تبادلہ خیالات کرتے رہتے تھے۔ بعض دوسرے ہندو مسافروں کو بھی شوق تحقیق تھا۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ یہ گفتگو پھر بھی جاری ہو۔ مگر افسوس ہے۔ کہ لیڈی لٹین دوبارہ کوئی وقت نہ نکال سکیں۔ تاہم اس مکالمہ کے بعد درجہ اول کے ہندوستانی مسافروں اور بعض انگریز مسافروں سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تبلیغی مکالمہ عام طور پر ہوتا رہتا تھا۔ اور وہ اس سے متاثر ہوتے تھے؟ عرفانی

مصر میں انقلاب

ابھی ہم انگلستان ہی میں تھے۔ کہ سعد زغلول پاشا ایک سیاسی مشن پر لنڈن گئے تھے۔ اس مشن کی غرض بعض مصری اور سوڈانی مسائل کے متعلق تصفیہ تھا۔ لیکن وہ اسی مشن میں سر میکڈانلڈ کی وزارت میں کامیاب نہ ہو سکے؟

اس مشن کی ناکامی نے مصریوں کے خیالات میں قدرتاً جوش پیدا کیا۔ اور سوڈانی گورنر کی ہلاکت تک نوبت پہنچی۔ اس اہم سیاسی قتل نے برطانیہ کو مجبور کیا۔ کہ مصر کو الٹی میٹم دے دے۔ لیکن زغلول پاشا نے نہایت دانشمندی سے برطانی مطالبات کو منظور کر لیا۔ اور خود وزارت سے مستعفی ہو گیا۔ اور نئی وزارت زیوار پاشا نے ترتیب دی ہے۔ مصر اور سوڈان میں عام جوش پایا جاتا ہے۔ اگرچہ برطانی فوجوں نے حالت پر قابو پا لیا ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ چھیڑ چھاڑ چلی جاتی ہے۔ اور اس کا اثر انگلستان میں بھی محسوس کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ لنڈن میں وزراء کے برطانیہ کی جان پر مصری انتہا پسندوں کے حملہ کا اندیشہ کیا جا رہا ہے۔ لارڈ ایلن بی نے جو مراسلہ لنڈن بھیجا ہے۔ اس کی بنا پر سرکاری عمارات اور ممبران کینٹ کی محافظت کے لئے پولیس کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ لارڈ ایلن بی کا مراسلہ ڈیفنس کمیٹی کے اجلاس میں پیش ہوا۔ اور اس کے بعد سکاٹ لینڈ یارڈ (محکمہ تفتیش جرائم) کے افسروں سے مشورہ کیا گیا۔ جنہوں نے بہت سے سراغرساں لباس عموی میں ریوالور وغیرہ سے مسلح کر کے وائٹ ہال میں متعین کر دئے ہیں۔ زغلول پاشا کے متعلق متضاد خبریں ہیں۔ کہ وہ علاج کے لئے پروانہ راہداری لے کر باہر جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ انتہائی صورت میں اپنے ملک کو نہیں چھوڑیں گے۔ بہرحال مصر و برطانیہ میں جوش پایا جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالے اس انقلاب کو اسلام کے حق میں ہر صورت سے بابرکت کرے۔ آمین

اسی سلسلہ میں مزید خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ مصری حکومت سے جو تاوان وصول ہوا ہے۔ اس میں سے دو لاکھ پونڈ لیڈی اسٹیک کو دیا جائے گا۔ اس کے متعلق خبریں آئی تھیں۔ کہ لیڈی اسٹیک نے ایثار سے کام لے کر انکار کر دیا ہے۔ مگر آخری خبر یہ ہے۔ کہ لیڈی مذکورہ نے سوڈان گورنمنٹ کے دفاتر موجودہ لنڈن کو اطلاع دی ہے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ اسے اس رقم کا علم ہی نہیں۔

مصر کے طلباء میں جوش وخروش کے مظاہرے ہو رہے ہیں۔ مصری افواج نے سوڈان کو بالکل خالی کر دیا ہے۔

بغاوت سوڈان کے مقدمات بذریعہ کورٹ مارشل تصفیہ پا رہے ہیں۔ سوڈانی باغی بٹالین کے تین افسروں کو گولی مار دی گئی ہے۔ اور ایک کی سزائے موت پندرہ سال کی قید سے تبدیل کر دی ہے۔ سکندریہ کے چونگی خانہ پر جو قبضہ کیا گیا تھا وہ اٹھا لیا گیا ہے۔

غرض حالت ایک سنجیدہ صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ہندوستان کی مسلم سیاسی مجلسیں بھی غور سے حالات کا مطالعہ کر رہی ہیں؟

توفیقیہ کالج کے ... جوشیلے طلباء نے دو گھنٹوں تک ایک غیر منظم مظاہرہ کیا۔ اور انگریزی پروفیسروں کو جوابات دینے سے انکار کر دیا۔ پروفیسروں نے نائب وزیر کو اطلاع دی۔ اور کہا کہ جب تک شوریدہ سر طلباء کے سرغنوں کو سزا نہ دی جاوے گی وہ طلباء کو تعلیم نہ دیں گے۔ اس پر نائب وزیر نے فی الفور ۵۰ طلباء کو برخواست کر دیا۔

مختصر ضروری خبریں

ماسٹر موتا سنگھ صاحب مشہور اکالی کو علی پور جیل سے جہاز پر سوار کر کے برہما بھیجدیا گیا ہے۔ جہاز پر سوار ہوتے وقت ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ نیز سوار ہونے سے پیشتر پربندھک کمیٹی کے ممبروں نے ان سے ملاقات کی ؛

ریاست بیکانیر کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے آریہ سماج کے ایڈیٹنگ مسمی نرائن دت کو پولیس کی رپورٹ پر خطرناک ہونے کی وجہ سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر حدود ریاست سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ ہمارے خیال میں ریاست بیکانیر کو ایسا حکم دینے سے پیشتر ایڈیٹنگ مذکور کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے تھا۔ ورنہ یہ آزادی مذہب پر ایک حملہ ہے۔

سر ایڈورڈ ساسون جو بمبئی کا ایک کروڑ پتی یہودی اور بہت سے کارخانوں کا مالک تھا ۔۔۔ سال کی عمر میں وفات پائی ؛

پنجاب کونسل کے تازہ اجلاس میں گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اکالی لیڈروں کا مشہور مقدمہ مارچ ۱۹۲۵ء تک ختم نہیں ہوگا ؛

ایک جلسہ کے دوران میں جو کہ ۷ دسمبر کو امرت سر منعقد ہوا۔ مسٹر شوکت علی نے اعلان کیا۔ کہ حجاز کو جو وفد مجلس خلافت کی طرف سے جا رہا ہے۔ اس کے تمام اخراجات ایک مخیر مسلمان نے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ وفد جہاز جہانگیر میں روانہ ہوگا۔ جو ۱۵ کی بجائے ۱۸ دسمبر کو بمبئی سے چلے گا ؛

۔۔ گاندھی جی مع خلافت لیڈروں کے ۸ دسمبر کو راستہ کی گاڑی راولپنڈی روانہ ہوگئے۔

گاندھی جی نے پراونشل پولٹیکل کانفرنس جو کہ لاہور میں منعقد ہوئی کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ۱۹۲۱ء کا ہندو مسلم اتحاد پائیدار اور سچا اتحاد نہیں تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ اب جو اتحاد ہوگا۔ وہ سچا اور پائیدار ہوگا۔ اور اس امر کا بھی اعلان کیا۔ کہ ہندو مسلم مناقشات اور کونسلوں میں قوم پروروں کا داخلہ تحریک ترک موالات کی ناکامی کے وجوہ و اسباب ہیں۔ مسلمان اور انگریزوں کی غلامی سے بہتر ہے۔ کہ محض مسلمانوں کی غلامی کی جاوے۔ جب تک ہندو مسلمان لڑتے رہیں گے۔ اس وقت تک غیر ملکی حکومت کا خاتمہ نہ ہوگا۔

اخبارات میں یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ کہ سر مائیکل اوڈوائر نے درخواست کی ہے۔ کہ ایک باضابطہ بیان اس موضوع پر شائع کیا جائے۔ کہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کا تجربہ ناکامیاب رہا۔ لہذا اس ایکٹ میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ برطانوی پالیسی کا دوسرا اعلان خود ملک معظم کا مرتب کردہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حکومتیں آئے دن بدلتی رہتی ہیں ؛

ترے کی مشہور اور بڑی کوئلہ کی کان میں ایک ہولناک دھماکا ہوا۔ غالباً ویلز کی یہ سب سے مشہور کان ہے۔ کان کے منیجر کا بیان ہے۔ کہ حادثہ کے وقت کان کے اندر ۱۴۵ آدمی موجود تھے۔ جن میں سے ۹ ہلاک ہوگئے۔ اور اگر اتفاقاً تبدیلی نہ ہوتی۔ تو ممکن تھا۔ کہ بہت سے آدمی ہلاک ہو جاتے۔

سر سنکرن نائر اپنے سیاحت انگلستان سے ۷ دسمبر کو مدراس واپس آگئے ہیں۔

بمبئی ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ کے دوران میں جس میں مسٹر ایس۔ آر مونچ کے ہوم رول لیگ کو ایک لاکھ روپیہ کے عطیہ کا سوال پیش تھا۔ مسٹر جناح نے درخواست کی۔ کہ انہیں پبلک ٹرسٹ سے علیحدہ کیا جائے کیونکہ ہوم رول لیگ کا روش تبدیل ہو گیا ہے۔ جج نے انہیں علیحدہ ہونے کی اجازت دیدی ؛

آکسفورڈ ۴ دسمبر۔ یونانی پناہ گزینوں کے لئے قرضہ کا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ اصل قرضہ ۲ کروڑ پونڈ ہے۔ اس میں نقد ایک کروڑ پونڈ ہوگا۔ جس میں انگلستان زیادہ حصہ ادا کرے گا۔ نیویارک بھی اس قرضہ میں شریک ہوگا۔ یونانی بنکوں کا ارادہ ہے۔ کہ وہ یونان میں ۲۵ لاکھ پونڈ جمع کریں ؛

سنا گیا ہے۔ کہ چین میں آج کل خانہ جنگی شروع ہے۔ چنانچہ وو پی فو حال ہی میں اپنے صدر مقام پر آیا تھا۔ کہ شین لی کی فوجوں کے کمانڈر کے ایک الٹی میٹم اور اپنی محافظ فوج میں بغاوت رونما ہونے کے نتیجہ میں وہاں سے فرار ہو گیا ہے۔

پولینڈ میں ریشم کے کارخانوں کے ۲ ہزار مزدوروں نے اضافہ تنخواہ کے مطالبہ کی نامنظوری کی وجہ سے ہڑتال کر دی تھی۔ اب انہوں نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین وکٹوریہ سٹیشن سے پیرس کی طرف روانہ ہو گئے۔ سنا گیا ہے۔ کہ آپ پیرس کے راستہ سے روما جائیں گے ؛

پیرس ۷ دسمبر۔ فرانسیسی پولیس کی حرکات کا مرکز نکالنے کے لئے پولیس دو دن تک مصروف تحقیقات رہی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ پولیس نے ۱۳۰ آدمیوں کو جلا وطن کر دیا۔ وزیر داخلہ نے ۴۰ غیر ملکی بولشویکوں کے اخراج کے لئے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔ ان میں سے ۳۴ اطالوی ایک باشندہ سوئزرلینڈ۔ چھ باشندگان پولینڈ۔ سات بلجیمی۔ ایک سرجی ایک باشندہ سویڈن۔ اور ایک جرمن ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت غیر ملکیوں کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کر رہی ہے۔ اور ان اشخاص کے خلاف جو فرانس میں انقلاب کرانا چاہتے ہیں۔ جدید تدابیر و تجاویز اختیار کرنے والی ہے۔

طہران ۸ دسمبر۔ وزیر اعظم طہران پہنچ گئے ہیں۔ جہاں ان سے سردار اقدس کے بیٹے نے ملاقات کی

ایک فرانسیسی فوجی وفد عنقریب یونان جانے والا ہے۔ یہ وفد یونانی فوج کے اور برطانی بحری وفد یونانی بیڑہ کی تنظیم کرے گا ؛

برطانیہ اور فرانس کے وزرائے اعظم کے درمیان جن امور پر سمجھوتہ ہوا۔ وہ حسب ذیل ہے

(۱) قرار پایا۔ کہ قلمرو ئے ترکیہ میں فرانس و برطانیہ کی نمائندگی بذریعہ سفراء ہونی چاہیئے۔ جن کا قیام قسطنطنیہ میں رہے۔

(۲) پچاس اقوام کا جو اجلاس رومنہ الکبریٰ میں منعقد ہونے والا ہے۔ اس میں جس قدر معاملات پیش آئیں۔ ان میں دونوں کی پالیسی مشترکہ و متفقہ ہونی چاہیئے۔

پیرس میں ایک نئی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ جس میں بوڑھی عورتوں کے چہرے کچھ دوا لگا کر دبا دیئے جاتے ہیں۔ دوا کے اثر اور شکنجے میں کھینچنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن پانچ چار روز بعد جب چہرہ شکنجہ سے نکالا جاتا ہے۔ تو چہرہ کی جھریاں غائب اور جوانی کا سارنگ و روپ آ جاتا ہے ؛

ہز ایکسیلینسی وائسرے ہند ارل آف ریڈنگ صاحب ۵ دسمبر کی رات کو بمبئی سے روانہ ہو گئے۔ اور آپ کی روانگی پرائیویٹ تھی۔ گورنر بمبئی اور لیڈی ولسن نے ریلوے سٹیشن پر آپ کو الوداع کیا۔

اخبار بنگالی لکھتا ہے۔ کہ دیش بندھو داس نے جو کہ بنگال کے مشہور لیڈر ہیں۔ اپنی تمام جائیداد بمعہ اپنے عظیم الشان ایوان کے جو کہ کلکتہ میں واقع ہے۔ پانچ ٹرسٹیوں کے نام ہبہ کر دی ہے۔ تاکہ یہ تمام جائداد خیراتی کاموں میں استعمال کیا جاوے۔

شہزادہ آرتھر آف کناٹ اور ان کی لیڈی صاحبہ کی سیاحت کا پروگرام تیار ہو رہا ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ شہزادہ صاحب ۱۹ دسمبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ اور دو روز تک گورنر بمبئی کے ہاں مہمان رہنے کے بعد آپ پونا ہوتے ہوئے ۲۳ دسمبر کو کلکتہ پہنچیں گے۔ جہاں ۲۸ دسمبر تک